

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ .

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھوؤ، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔  
(المائدہ: ۶:۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

اللہ کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب اس کا وضو ٹوٹ جائے یہاں تک کہ وہ دوبارہ وضو کر لے۔  
(متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی، ابوہریرہ (صحیح الجامع: ۷۷۴۵))

## (۱) فصل: مسواک کے بیان میں

### ۱۔ ہر نماز کے لئے مسواک کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

اگر مومنوں پر مشکل اور گراں نہیں سمجھتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔  
(متفق علیہ، مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (ابوداؤد، نسائی، احمد: زید بن ارقم الجعفی رضی اللہ عنہ) (حسن) صحیح الجامع: ۵۳۱۸)

### ۳۔ مسواک کرنے کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ السَّوَاكَ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

یقیناً مسواک منہ کی پاکی اور رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

(مسند احمد: راوی ابوبکر، الشافعی، مسند احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم، بیہقی) (راویہ عائشہ) (ابن ماجہ) (راوی ابوامامہ) (صحیح) صحیح الجامع: ۳۶۹۵

## ۲۔ فصل: وضو کا طریقہ

### ۱۔ وضو کی فضیلت اور اس کا طریقہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَشِرُ

إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ

إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ

ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ  
ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ  
ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ  
فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمْدَ اللَّهِ وَأَنْتَى عَلَيْهِ وَمَجْدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ  
وَفَرَّغَ قَلْبُهُ لِلَّهِ إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

جو شخص وضو میں کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے پھر جھاڑے تو اس کے چہرے، منہ اور نتھنے (خیشوم) کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنا چہرہ دھلتا ہے جس طرح اللہ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کے داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بال کے کناروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہوتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اللہ کی تعریف کرتا ہے، اس کی ثناء اور بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ حقدار ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے خالی کر لیتا ہے، (اسی طرح اپنی نماز پوری کرتا ہے) تو گناہوں سے پاک ہو کر اس دن کی طرح لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے پیدا کیا تھا۔  
(مسلم: صلاۃ المسافرین و قصرھا: باب اسلام عمرو بن عبسہ)

## ۱- وضو میں نیت شرط ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ

بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے۔

(ابن ماجہ: ۴) عن عمر ابن خطاب (دارقطنی نے غرائب مالک میں اسے ذکر کیا ہے) راوی: ابو سعید خدری (ابن عساکر نے اپنی امالی میں حضرت انس سے ذکر کیا ہے) رشید العطار نے اپنی تخریج کے ایک جزء میں اسے ابوبھرہ سے بیان کیا ہے)

ہر عمل کا تعلق نیت سے جڑا ہوتا ہے جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی بدلہ پاتا ہے وضو میں یہ نیت ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تکمیل میں وضو کر رہا ہوں۔

## ۲- وضو کرتے وقت بسم اللہ کہنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ“

اس شخص کی نماز نہیں جس نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، اور اس شخص کا وضو ہی نہیں جو بسم اللہ نہ کہے۔

(مسند احمد، دارمی، ابن ماجہ، حاکم) راوی ابوبھرہ (ابن ماجہ) راوی سعید بن زید (صحیح، صحیح الجامع ۵۱۴)

## ۳- کلی کرنے سے پہلے دونوں ہتھیلیوں کا دھلنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا

فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے جاگے تو اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ سوتے وقت کہاں کہاں گیا ہوگا۔

اسے پوری جماعت نے روایت کیا ہے مگر بخاری نے تعداد کا ذکر نہیں کیا۔ (مسلم: کتاب الطہارہ: باب کراہۃ غس التوضی وغیرہ یدہ المشوک فی نجاستھا فی الا انما قبل غسلھا ثلاثا)

### ۴۔ پانی کو سیدھے ہاتھ سے لینا

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ  
دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَعَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضَّمَصَ وَاسْتَنَشَقَّ وَاسْتَنْشَرَ

حمران عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کا پانی منگوا یا پھر اپنے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان دونوں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر اپنے داہنے ہاتھ کو وضو کے برتن میں داخل کیا پھر کھلی کیا اور ناک میں پانی ڈالا..... (بخاری: ۱۵۹- مسلم: ۲۲۶ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے)

### ۵۔ کلی کرنے کا بیان

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمُضْ

(صحیح) صحیح ابوداؤد ۱۳۱

جب تم وضو کرو تو کلی کرلو۔

### ۶۔ ناک میں پانی چڑھا کر اسے جھاڑنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ [مَاءً] ثُمَّ لِيَنْشُرْ

(متفق علیہ) بخاری: (۱۶۲) بین القوسین لفظ ابوداؤد میں ہے۔ (۱۴۰)

جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اسے جھاڑے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرِيهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لِيَنْشُرْ

جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک کے دونوں بانسوں میں پانی چڑھائے پھر اسے جھاڑے۔

(مسلم: الطہارۃ: ۳۴۹)

### ۷۔ ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا

ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیا اور ان دونوں کو دھویا، پھر دھویا یا ایک ہی چلو سے کلی کیا اور ناک میں پانی چڑھایا اور ایسا تین مرتبہ کیا..... پھر کہا اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کا وضو تھا۔

(متفق علیہ)۔ (بخاری: ۱۹۱)

### ۸۔ بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی جائے

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَقَ  
وَنَشَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ وضو کا پانی منگوایا، اور کھلی کی ناک میں پانی چڑھایا اور اپنے بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا اور ایسا تین مرتبہ کیا پھر کہا اس طرح نبی ﷺ کا وضو تھا۔

(نسائی: الطہارۃ: باب بای الیدین یستعین) شیخ البانی نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ (مسند احمد: شعبہ الارنوط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔)

## ۹- چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دھلنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّهُ تَوَضَّأَ.....

ثُمَّ أَخَذَ عَرَفَةَ مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا أَصَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى  
فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهُ.....

ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ وضو کیا..... پھر ایک چلو پانی لیا اور اس طرح کیا اور اپنے دوسرے ہاتھ کو بھی اس (پانی والے ہاتھ) میں ملا لیا اور ان دونوں سے اپنے چہرے کو دھویا..... پھر کہا میں نے اسی طرح نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(بخاری: الوضوء: غسل الوجه بالیدین من عرفۃ واحدة: ۱۲۰)

## ۱۰- داہنی طرف سے وضو کیا جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَجِّبُهُ التَّيْمُنُ فِي تَنْعِيلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں نبی ﷺ اپنا جوتا پہننے، سر میں کنگھی کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف کو پسند کرتے تھے۔

(متفق علیہ)۔ (بخاری: ۱۶۸)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا لَبَسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِأَيِّمَانِكُمْ

جب تم کپڑا پہنو اور جب وضو کرو تو اپنے داہنی طرف سے شروع کرو۔

(دارمی، ابن حبان) راوی ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ (صحیح: صحیح الجامع: ۷۸۷)

## ۱۱- انگلیوں میں خلل کرنے کا بیان

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

جب تم وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں خلل کرلو۔

(ترمذی، حاکم) راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ (صحیح: صحیح الجامع: ۴۵۲)

## ۱۲۔ اپنے پیروں کی انگلیوں میں کس طرح خلال کیا جائے؟

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ أَصَابِعَ رَجُلَيْهِ بِخَنْصَرِهِ

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنے دونوں پیروں کی انگلیوں کا خلال اپنی خنصر یعنی چھوٹی انگلی سے کیا۔

اور ابوداؤد کے الفاظ ہیں [یذکرک] اور ترمذی میں [ذکرک] کا لفظ ہے جن کے معنی ہیں، گرنا۔ [خلل] کے بجائے۔

## ۱۳۔ داڑھی میں خلال کرنا مستحب ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے وضو میں اپنی داڑھی کا خلال کیا۔

(صحیح ابن ماجہ ۳۳۵، صحیح ابی داؤد ۹۸، تخریج البخاری ۳۲۵-۳۲۸)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ

فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنْكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ

وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

انس رضی اللہ عنہ یعنی ابن مالک بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ جب بھی وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے، اور کہتے اسی طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔

(صحیح ابوداؤد ۱۳۲) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

## ۱۴۔ رگڑنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَجَعَلَ يَقُولُ هَكَذَا يَذْكُرُ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے وضو کیا اور اس طرح کرنے لگے یعنی رگڑنے لگے۔

(مسند احمد تعلق شعیب الارنؤط: حدیث صحیح)

## ۱۵۔ سر کا مسح اور اس کی کیفیت

عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ

فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدِّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا

ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ

قدام بن معدی کرب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کا مسح کرنے لگے تو دونوں ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا اور ان دونوں کو گدی تک گذا کر لے گئے، پھر ان دونوں کو اس جگہ واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا۔  
(صحیح ابی داؤد: ۱۰۹، صحیح ابن ماجہ: ۳۳۸ اور اسی طرح ترمذی نے بھی بیان کیا ہے) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۶- اس بات کا بیان کہ دونوں کان سر میں سے ہے اور ان دونوں کا ایک ہی پانی سے مسح کیا جائے گا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

دونوں کان سر میں سے ہیں۔

(مسند احمد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ) (ابن ماجہ: ابوہریرہ، عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہما) (دارقطنی: ابو موسیٰ، ابن عباس، ابن عمر وعائشہ رضی اللہ عنہا۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع: ۶۵: ۲۷)

۱۷- دونوں کان کے باہری اور اندرونی حصے کا مسح کیا جائے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ

وَخَالَفَ إِنْهَامَيْهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ

فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول ﷺ نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا دونوں شہادت کی انگلی سے مسح کیا، اور ان کے باہری حصے پر اپنے دونوں انگوٹھوں کو پھیرا، اس طرح آپ نے ان دونوں کے باہری اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

(البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے صحیح ابن ماجہ: ۳۵۳: ۱۱۰: الارواء: ۹۰)

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ ابْنِ عَفْرَاءَ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعِيهِ فِي حُجْرَتِي أُذُنَيْهِ

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے وضو کیا اور اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے دونوں کان کے سوراخ میں داخل کیا۔

(شیخ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ (ابوداؤد: ۱۲۱))

۱۸- سر کا مسح نئے پانی سے کیا جائے گا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ

يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ

.... وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ ....

عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے رسول ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا..... پھر اپنے سر کا مسح کیا جو ان کے ہاتھ کے نیچے ہوئے پانی کے

علاوہ تھا (یعنی نئے پانی سے).....

(مسلم: الطہارۃ: باب فی وضوء النبی ﷺ)

۱۹- ہاتھ کے نیچے ہوئے پانی سے سر کا مسح کرنا

عَنِ الرَّبِيعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ

ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے اپنے سر کا مسح اپنے ہاتھ کے بچے ہوئے پانی سے کیا۔

(حسن) (صحیح: ابوداؤد: ۱۲۰)

## ۲۰۔ سر کا مسح ایک بار کیا جائے

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى

فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَعْلَمَنَا

وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً

عبد خیر بیان کرتے ہیں ہم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت وہ نماز پڑھ چکے تھے پھر بھی انہوں نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا اس کا کیا کریں گے

جب کہ نماز پڑھ چکے ہیں دراصل وہ ہمیں (وضو کا طریقہ) سکھانا چاہتے تھے..... اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا... پھر فرمایا: جو چاہتا ہو کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کو دیکھے تو وہ یہی

طریقہ ہے۔

(نسائی: الطہارۃ: غسل الوضوء: شیخ البانی: صحیح)

## ۲۱۔ سر کا مسح تین مرتبہ کیا جاسکتا ہے

عَنْ زَيْدِ ابْنِ دَارَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْمَقَاعِدِ

دَعَا بِوُضُوءٍ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا

وَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاغِيهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

وَعَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ

فَهَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ

عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام زید بن ابی دارۃ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کی جگہ پر تھے انہوں نے پانی منگوایا پھر تین مرتبہ کھلی کی، تین مرتبہ

ناک میں پانی ڈالا، اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں پیروں کو دھویا پھر فرمایا جو رسول اللہ

ﷺ کے وضو کے طریقے دیکھنا چاہتا ہو تو یہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

(احمد: ۳۳۶، تلیق شعیب الارنوط: اسنادہ حسن)

## ۲۲۔ دونوں کنپٹیوں پر مسح کرنے کا بیان

عَنْ رُبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَذْبَرَ

وَصُدَّغِيهِ وَأُذُنِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً

ربیع بنت معوذہ ابن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہتی ہیں آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور آگے سے لیکر پیچھے تک مسح کیا

پھر ایک مرتبہ اپنی دونوں کنپٹیوں اور اپنے دونوں کانوں کا مسح کیا۔

(داؤد، ترمذی، البانی نے اسے حسن کہا ہے۔) (صحیح ابوداؤد: ۱۱۹)

### ۲۳- دونوں پیروں کا دھونا فرض ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقْبِيه

فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنے دونوں ٹخنوں کو نہیں دھویا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ٹخنوں کے لئے ویل ہے۔ (مسلم: ۲۳۲)

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ

أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ

فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ فَارْجِعْ ثُمَّ صَلَّيْ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں ایک آدمی نے وضو کیا اور ایک ناخن کے برابر اپنے قدم میں جگہ سوکھی چھوڑ دی جب نبی ﷺ کی نظر اس پر پڑی تو فرمایا ”جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو! وہ دوبارہ گیا (وضو کیا) پھر نماز پڑھی۔ (مسلم: ۲۳۳)

### ۲۴- دونوں پیروں کا ان گنت مرتبہ دھونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ

أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَالِكٍ - وَأَبَا الْأَزْهَرِ يُحَدِّثَانِ عَنْ وَضُوءٍ مُعَاوِيَةَ

قَالَ يُرِيهِمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ

فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ

عبد اللہ بن العلاء بیان فرماتے ہیں انھوں نے یزید (یعنی ابن ابی مالک) اور ابوالازھر سے سنا وہ دونوں معاویہ رضی اللہ عنہ کے وضو کے متعلق بیان کر رہے تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول ﷺ کے وضو کا طریقہ دکھایا تو آپ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اپنے دونوں پیروں کو ان گنت مرتبہ دھویا۔ (احمد: تعلیق شعب الارنوط: صحیح لغیرہ: ۱۶۹۰۱)

### ۲۵- ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھونا جائز ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ”مَرَّةً مَرَّةً“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے ایک ایک مرتبہ (اپنے اعضاء وضو کو دھویا) وضو کیا۔ (بخاری: ۱۵۳، داؤد ترمذی، نسائی، وغیرہ)

### ۲۶- دو دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھونا جائز ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی ﷺ نے دو دو مرتبہ (اپنے اعضاء وضو کو دھویا) وضو کیا۔ (بخاری: ۱۵۴)



۲۷۔ تین تین مرتبہ اعضاء وضو کا دھونا جائز ہے:

عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ  
فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

ابو انس بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ عثمان رضی اللہ عنہ وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے اور فرمایا کیا میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کے وضو کا طریقہ نہ بتلاؤں پھر انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔  
(احمد و مسلم: ۲۳۰)

۲۸۔ بعض اعضاء کو دو مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھونے کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى  
أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرَبِّبَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ نَعَمْ

فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ  
ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا  
ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ  
ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ  
بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ  
ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

عمرو بن یحییٰ المازنی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن زید (وہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں) سے کہا: کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ تم مجھے بتاؤ اللہ کے رسول ﷺ کس طرح وضو کرتے تھے تو عبد اللہ بن زید نے کہا: ہاں، پھر انھوں نے پانی منگوایا اور اسے اپنے دونوں ہاتھ پرانڈا یا اور اسے دو مرتبہ دھویا، پھر کلی کیا اور ناک صاف کی تین مرتبہ، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنپوں تک دو مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح اپنے دونوں ہاتھوں سے کیا اور انھیں آگے لے گئے اور پیچھے لائے اپنے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا یہاں تک کہ ان دونوں کو گدی تک لے آئے پھر ان دونوں کو اس جگہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پیروں کو دھویا۔  
(بخاری: ۱۸۵)

۲۹۔ وضو میں تین مرتبہ سے زیادہ دھونا غلط ہے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ قَالَ  
جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ  
فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا  
ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ

فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ

عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا پھر کہا یہ ہے وضو (کا طریقہ) اب جو شخص اس سے زیادہ کرے تو اس نے گناہ، حد سے تجاوز اور ظلم کیا۔

(مسند احمد، ابن ماجہ) راوی ابو عمر رضی اللہ عنہ (نسائی نے بھی اس کی تخریج کی ہے) حسن: صحیح الجامع: ۶۹۸۹

۳۰۔ اعضاء وضو کو ترتیب سے دھونے کا بیان

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ  
أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوُضُوءٍ  
فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ تَمَضَّمَصَ وَاسْتَنَشَقَّ وَاسْتَشَرَّ  
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا  
ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا  
ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَتَوَضَّأُ نَحْوُ وَضُوءِي هَذَا  
وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوُ وَضُوءِي هَذَا  
ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حمران، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اسے اپنے برتن سے دونوں ہاتھوں پر انڈیلا اور ان دونوں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر اپنے داہنے ہاتھ کو وضو کے برتن میں داخل کیا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور جھاڑا پھر اپنے چہرے کو تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر ہر پہر کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو میرے اسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے کوئی کلام نہ کیا تو اللہ اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔

(بخاری: ۱۶۳۰)

۳۱۔ وضو کے بعد دعا پڑھنا مستحب ہے اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھنا افضل ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ  
فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ  
فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ (قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ)  
فَأَذْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ  
ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ  
قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجُودَ هَذِهِ

فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيْ يَقُولُ النَّبِيُّ قَبْلَهَا أَجُودُ فَتَنْظُرُثُ فَإِذَا عُمَرُ  
قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آتِئًا  
قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ  
ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ  
إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الشَّامِيَّةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے ذمہ انٹوں کی دیکھ بھال کرنا تھا پس جب میری باری آئی اور میں انھیں چرا کر شام کے وقت واپس لا رہا تھا تو میں نے رسول ﷺ کو پایا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں سے بیان کر رہے تھے، میں نے آپ کے بیان سے یہ بات سنی (اور اسے سیکھا) کہ جو بھی مسلم وضو کرتا ہے اور بہترین طریقے سے وضو کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے، اور اس نماز پر دل و جان سے توجہ کئے ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے کہتے ہیں تو میں نے کہا کیا ہی بہترین چیز ہے۔ تو ایک کہنے والے نے کہا ”نبی ﷺ جو بات اس سے پہلے کر رہے تھے وہ اس سے بھی زیادہ اچھی تھی۔ (جب میں نے اس کہنے والے کو) دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور انھوں نے کہا میں نے تمہیں دیکھا تم ابھی آئے ہو۔ (اور اس سے پہلے) نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی وضو کرتا ہے اور مکمل یا بہترین طریقہ سے وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جن میں سے بھی چاہے داخل ہو۔

اور ایک روایت میں ہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (مسلم: ۲۳۴)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ بَعْدَ فَرَغِهِ مِنْ وَضُوئِهِ :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
كُتِبَ فِي رَقٍّ، ثُمَّ جُعِلَ فِي طَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جس نے وضو کرنے کے بعد کہا:

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))

اے اللہ! تو پاک ہے، تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ تو اسے ایک کاغذ میں لکھ لیا جاتا ہے پھر اسے مہر بند کر دیا جاتا ہے اور اسے قیامت کے دن تک توڑا نہیں جائے گا۔

(طبرانی: معجم الجامع: ۱۰۶۲) راوی ابو سعید (صحیح الترغیب: ۲۲۵)

### ۳۲۔ رومال رکھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول ﷺ کا ایک رومال تھا جس سے آپ وضو کے بعد چہرہ صاف کیا کرتے تھے۔

(ترمذی، حاکم: عائشہ رضی اللہ عنہا) (حسن: صحیح الجامع: ۳۸۳۰)

۳۳۔ جو وضوء کے زائد پانی کو پی لے تو ایسا کرنا جائز ہے

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ .....

ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ

ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ

ابو حبیہ بیان فرماتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا..... پھر کھڑے ہوئے اور اپنے وضوء کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور کھڑے ہوتے ہی اسے

پیا پھر فرمایا میں نے چاہا کہ تمہیں رسول ﷺ کے وضوء کا طریقہ بتاؤں۔

(ترمذی، الطحاوی، ۲۸: باب ماجاء فی وضوء النبی ﷺ کیف کان؟) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۳۴۔ وضوء کے لئے پانی لینے میں میانہ روی اختیار کی جائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مُدٌّ فِي الْوُضُوءِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کو ایک مد پانی وضوء کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

(احمد) تعلق شعیب الارنوط: اس کی سند صحیح ہے اور شخصین کی شرط پر ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ - أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ - بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ

وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی ﷺ ایک صاع سے لیکر پانچ مد تک پانی میں غسل فرماتے، اور وضوء ایک مد پانی میں کیا کرتے تھے۔

(بخاری، ۲۰۱؛ مسلم، ۳۲۵)